روس میں نصرت جہاں کے تحت وقف کرنے کی تحریک

ہر سطح پر جھوٹ اور خیانت سے اپنے آپ کو پاک کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ را کتوبر ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

یورپ کے تین ہفتے کے دورے پر جانے سے قبل جو سلسلہ خطبات کا چل رہا تھا اس میں یہ مضمون بیان ہو رہا تھا کہ تبتل کے کیا معنی ہیں۔ دنیا سے کٹ کر اللہ کی طرف جانے کا کیا مطلب ہے اور میں سمجھا رہا تھا کہ سب دنیا سے کٹ جانا تبتــــل کا معنی نہیں **بلکہ جھوٹے خداؤں سے تعلق توڑ لینا تبتــــل کا حقیقی معنی ہے اور یہ جھوٹے خدا انسان کے نفس کے اندر بستے ہیں۔ انسان کا نفس ہی بت تراش ہے اور سب سے زیادہ شرک انسان کی ذات میں ہوتا ہے۔** ان تمام مخفی بتوں کو توڑنا خدا تعالیٰ کی طرف حرکت کرنے کیلئے ایک لازما ہے ورنہ انسان کی گردن پر کسی نہ کسی بت کا کنڈا پڑا رہے گا اور ایک بت کی رسی توڑ دیں تو دوسرے بت کی رسی گردن میں حمائل رہے گی۔

اس لئے اس مضمون کو تفصیل سے سمجھنے کی اور سمجھانے کی ضرورت ہے اس کے بغیر حقیقت میں جماعت بتوں سے آزاد نہیں ہو سکتی اور ہم نے تو تمام دنیا کو بتوں سے آزاد کرنا ہے۔ تو اس پہلو سے یہ جو خطبات کا سلسلہ جاری تھا اسے آگے بڑھانا تھا مگر میں یہ چاہتا تھا کہ یورپ کے سفر سے واپس آکر جب پھر پاکستان کے احمدی بھائی اور دوسرے مشرقی ممالک کے احمدی بھائی بھی اور اسی طرح افریقہ کے جاپان وغیرہ کے احمدی بھائی اس خطبے کو براہ راست سن سکیں تو پھر وہیں سے اس

مضمون کو دوبارہ سے شروع کیا جائے۔ چنانچہ تین خطبات جو سفر کے بیچ پیش آئے ان میں یہ مضمون بیان نہیں کیا گیا بلکہ مقامی حالات کے پیش نظر جو نصائح ان جماعتوں کو ضروری تھیں انہیں پر اکتفا کیا گیا۔

عمومی طور پر میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دورے پر بھی میرے دل پر بہت ہی اچھا اثر پڑا ہے جس طرح اس سے پہلے فرانس اور سپین کے دورے سے واپس آ کر میں نے بیان کیا تھا کہ خدا کے فضل سے جماعتیں عموماً بیدار ہو رہی ہیں اور جوش اور ولولہ بڑھ رہا ہے، خدمت دین کے جذبے اٹھ رہے ہیں اور نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہے۔ یہی صورت حال اس وقت جرمنی کی بھی ہے، سوئٹزرلینڈ کی بھی ہے، ہالینڈ، بیلجیئم کی بھی ہے۔ جہاں جہاں میں گیا وہاں میں نے چہروں پر نئے ارادے اور نئی روشنیاں دیکھی ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ جماعت یہ تہیہ کئے ہوئے ہے کہ اس دور کے سارے تقاضے پورے کرے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانے کیلئے جس حد تک ممکن ہے وہ ضرور زور لگائے گی۔

کچھ کمزور ہیں جو پیچھے بھی ہیں ایک وقت میں ساری جماعت کی صحت ایک جیسی ہو نہیں سکتی۔ ایک خاندان کی صحت بھی ایک جیسی نہیں ہوا کرتی۔ ایک ہی گھر میں بہت صحت مند بچے بھی ہیں، بہت کمزور بھی ہیں، معذور بھی ہیں۔ بہار جو اپنے جوبن پر بھی ہو تب بھی چمن میں کچھ مرجھائے ہوئے پتے، کچھ موت کے کنارے کی طرف بڑھتے ہوئے پھول بھی دکھائی دیتے ہیں، سوکھی ہوئی ٹہنیاں بھی، کانٹے، خس و خاشاک یہ تو اجتماعی زندگی کا حصہ ہے لیکن بہار اور خزاں میں فرق یہ ہے کہ خزاں میں شاذ کے طور پر کہیں کہیں کچھ کونپلیں پھوٹتی دکھائی دیتی ہیں۔ سبزے سے تو خزاں بھی عاری نہیں ہوا کرتی مگر بہار میں سبزے سے محرومی استثناء ہے۔ تو جب بھی جماعت میں رونق ہو تو اس رونق کے پیچھے کچھ مرجھائے ہوئے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں، کچھ کمزور بھی دکھائی دیتے ہیں مگر یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ ان کے اندر بہتر ہونے کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے، کوشش کر رہے ہیں یہ احساس ہے کہ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہئے۔

پس یہ خطبات کا سلسلہ ہے جو اس مضمون میں ہماری بہت مدد کرے گا اور آج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پر بہار کی ہوائیں چل رہی ہیں ان میں خشک ہونے والے پودوں کی بھی

اصلاح کا موجب بننے والا سلسلہ اور وہ بھی جن سے جان نکل رہی ہے ان میں دوبارہ زندگی ڈالنے کا موجب بنے گا۔انفرادی اصلاح میں میں امید رکھتا ہوں کہ یہ خطبات کا سلسلہ بہت مفید ثابت ہوگا اور خدا کے فضل سے ہو بھی رہا ہے، بعض ایسے احمدی تھے جو دور جا چکے تھے یا دور ہٹ رہے تھے۔ پہلے ان سے میرا تعلق بھی رہا ہے۔بعض ان میں ایسے تھے جن سے میرا تعلق نہیں رہا لیکن پھر وہ تعلق بھی رفتہ رفتہ اسی طرح مٹتا رہا۔اس خطبات کے سلسلے کے بعد وہ دوبارہ ملے ہیں تو ان کی کایا پلٹ چکی تھی اور ایک نے مجھے روتے ہوئے گلے لگ کے کہا کہ اب مجھے ہوش آئی ہے، اب پتا لگا کہ میں کہاں جا رہا تھا اور کہاں جا چکا تھا۔ میں خدا کے فضل سے پورے زور سے پلٹ آیا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی کی آخری سانس تک انشاء اللہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ یہ جو کیفیتیں ہیں یہ بہت ہی امید افزا ہیں اور وہ لوگ جو چند برے لوگوں کو دیکھ کر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ یہ طریق زندہ قوموں کے نہیں ہیں۔ بُروں کو دیکھ کر مایوس ہونا ہمارا کام نہیں، بُروں کو دیکھ کر ان پر رحم کرنا، ان کو ساتھ لے کر چلنا اور امید بہار رکھنا یہ مومن کا شیوہ ہے۔

یہ جو سلسلہ خطبات کا تصویری شکل میں دنیا میں دکھایا جا رہا ہے یہ انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔اس ضمن میں مَیں جماعت جرمنی کا خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں اگر چہ مالی بوجھ میں یورپ کے بہت سے ممالک شامل ہیں اور پاکستان کے بھی کچھ احباب نے یا جماعتوں نے شرکت کی ہے، دیگر ممالک سے بھی اس مد میں وعدہ جات بھی، رقمیں بھی موصول ہوئی ہیں مگر سب سے زیادہ نمایاں خدمت جرمنی کی جماعت کو کرنے کی توفیق ملی ہے اور جہاں تک یورپ کے ٹرانسمیشن کا تعلق ہے ان سب کے متعلق جماعت جرمنی نے اپنی مجلس شوریٰ میں Resolution پاس کر کے یہ یقین دلایا کہ جتنا بھی خرچ ہے تمام تر جماعت جرمنی ادا کرے گی۔تو یورپ کے چندے سے جو بچ گیا اس کو ہم نے دنیا میں ٹیلی ویژن دکھانے کیلئے استعمال کیا اور چونکہ مشرقی جماعتوں میں ابھی اتنی طاقت نہیں تھی کہ اتنا بڑا بوجھ اٹھا سکتیں تو اس لحاظ سے جماعت جرمنی کا تمام دنیا کی جماعتوں پر ایک احسان ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دیگر حصے لینے والوں کو بھی جزائے خیر دے۔اسی طرح جماعت کو میں سعید جسوال صاحب، ان کے بھائیوں اور ان کے بہنوئیوں اور ان کے بھانجوں، بھتیجوں کو بھی دعا میں یاد رکھنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ اس خاندان نے اس معاملے میں بڑی

محنت کی ہے اور ان میں سب سے زیادہ نمایاں حصہ وسیم جسوال نے لیا ہے۔ ان کو تو اس بات کا جنون ہو گیا ہے، عشق ہو گیا ہے کسی طرح میں تمام دنیا میں ٹیلی ویژن کے ذریعے خطبات کا نظام اور دیگر تبلیغی پروگرام پھیلانے کا انتظام کرسکوں اور خدا نے عقل دی ہے، سلیقہ دیا ہے، لگن دی ہے بہت محنت سے انہوں نے خدا کے فضل سے وہ جگہیں تلاش کی ہیں اور پھر زبان کا بھی محاورہ اچھا ہے، گفت وشنید کرنا جانتے ہیں۔ روس میں بھی، باہر بھی دوسرے ممالک جیسے میڈیا کے ایسے اداروں سے بھی انہوں نے رابطے رکھے اور خدا کے فضل سے یہ کام دن بدن خوش اسلوبی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔

اسی ضمن میں ایک اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے روابط اور اثرات اب اس تیزی سے USSR میں یعنی سابقہ روسی ریاستوں میں بڑھ رہے ہیں کہ اس سے حاسدوں اور دشمنوں کے کیمپ میں کھلبلی پڑ گئی ہے اور یہاں تک کہ پنجاب حکومت کے وزیر اعلیٰ جن کا کوئی تعلق نہیں ایسے کاموں سے وہ اپنے ملک میں ہی انصاف قائم کرلیں تو بہت بڑی چیز ہوگی۔ ان کا یہ حال ہے کہ ایک کانفرنس میں مسلم علماء کی کانفرنس میں گئے اور ان کو یہ تلقین کی کہ اس وقت تمہیں ضرورت ہے عالمی جہاد کی کہ تم جاؤ اور USSR میں جہاں جہاں جماعت کوشش کر رہی ہے ان کا پیچھا کرو، تعاقب کرو اور ان کو ناکام بنادو حالانکہ ہمارے ملک میں اتنی بدیاں پھیلی ہوئی ہیں کہ اگر ایک بدی کے خلاف بھی جہاد کا اعلان کیا جائے تو سارے علماء مل کے بھی اس کو دور نہیں کر سکتے لیکن مل کر دور کرنا تو درکنار اس کی طرف توجہ ہی کوئی نہیں۔ بدیوں سے تو ایسا ملاپ ہے جیسے گھی شکر کا ملاپ ہوا کرتا ہے اور اگر نفرت ہے تو خدا کے بھیجے ہوؤں سے نفرت ہے، ان لوگوں سے نفرت ہے جو خدا کے بھیجے ہوؤں کی منادی کررہے ہیں اور اسلام کا پیغام اور اسلام کی خوبیوں کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ **تو یہ مقابلہ تو چلے گا اور بڑے زور سے چلے گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت شکست کیلئے نہیں پیدا ہوئی ہے۔ اس نے لازماً فتح یاب ہونا ہے۔ جس میدان میں چاہیں ہمارا تعاقب کرلیں، جس معرکے میں آئیں آزما کر ہمیں دیکھ لیں۔ ان کے مقدر میں شکست ہے کیونکہ یہ ناکامی کی منادی کرنے والے ہیں، یہ نامراد طاقتوں کی منادی کرنے والے ہیں جن کی قسمت میں ناکامی لکھی گئی ہے، ان قوتوں کی منادی کرنے والے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی نمائندوں کی منادی کرنے والوں سے کیسے ٹکر لے سکتے ہیں۔** سو سال سے دیکھ رہے ہیں، سو سال سے

آزما چکے ہیں کبھی ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکیں۔ اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے ساری دنیا میں جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر خدا کے فضلوں کا ذکر کرتا ہوں تو میں جانتا ہوں کہ کچھ دلوں میں آگ لگ جائے گی اور مخالفانہ کوششیں شروع ہو جائیں گی۔ ایک موقع پر مجھے کسی نے خط لکھ کر یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ آپ نام لے لیتے ہیں اور یہ پیچھے پڑ جاتے ہیں ساری جماعت کی کوششوں کو ناکام بنانے کیلئے انہی ملکوں میں کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ میرے نفس میں بھی ہلکی سی کمزوری کا خیال آیا کہ کیوں نہ مخفی رکھ کر بات کی جائے وہ مخفی رکھ کر کام بڑھایا جائے لیکن پھر مجھے قرآن کریم کی تعلیم کی طرف توجہ ہوئی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:۱۲) خدا جب تم پر نعمت کرتا ہے تو اس کو بیان کیا کرو ہرگز دشمن سے نہیں ڈرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس ہریاول کی طرح جو پھوٹتی ہے جس کی مزارع خبر گیری کرتے ہیں، فرمایا یہ تو اس لئے بھی پھوٹ رہی ہے کہ دشمن غیظ وغضب میں مبتلا ہو جائے اور کچھ پیش نہ جائے۔ یہ ان کی آنکھوں کے سامنے بڑھتی رہے، نشوونما پاتی رہے اور مضبوط اور تناور درختوں میں تبدیل ہونا شروع ہو جائے۔ پس یہ ہمارا مقدر ہے اس لئے احتیاط کے سارے تقاضے میں ایک طرف پھینک دیتا ہوں جس کو خدا نے ضمانت دے دی ہو کہ تم میری نعمتوں کی تشہیر کرو اور خوب بیان کرو اور دشمن سے کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں اس لئے وہ جو چاہیں کریں۔ **ایک صوبے کا کیا ساری دنیا کے وزراء اور وزرائے اعظم اور وزرائے اعلیٰ جو بھی نام ان کے ہوں وہ مل کر بھی خدا کے نور کو نہیں بجھا سکتے۔ یہ تو وہ چراغ ہے جو روشن رہنے کیلئے بنایا گیا ہے اور روشن کرنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ اس نے تمام دنیا میں روشنی پھیلانی ہے اندھیروں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے منور کر دینا ہے تو اس لئے جماعت کو اس معاملے میں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا کے جو فضل ہیں انشاء اللہ بیان کئے جائیں گے۔**

اور ان فضلوں میں سے ایک یہ ہے کہ USSR کی ریاستوں میں بڑی تیزی سے جماعت کی طرف مدد کا ہاتھ پھیلانے کی طرف توجہ ہو رہی ہے اور وہ اخلاقی قدروں میں بھی ہم سے مدد مانگ رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں آ کر ہماری اخلاقی قدروں کی تعمیر میں ہماری مدد کرو اور علمی میدانوں میں بھی وہ ہم سے مدد مانگ رہے ہیں اور انہیں ہم پر اعتماد ہے۔ اب تک خدا کے فضل سے

تیزی سے جماعت احمدیہ کے اس فلسفے کو اور جماعت احمدیہ کے کردار کو ان لوگوں نے سمجھا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ بالکل خدا تعالیٰ سے لابلد رہتے ہوئے ایک لمبے عرصے تک خدا سے دور رہنے کے باوجود دل کی تختیاں صاف ہیں، سادہ ہیں اور ذہن اس حد تک روشن ہیں کہ سچ کو جھوٹ سے الگ کر کے دیکھنے میں ان کو کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی، فوراً پتا لگ جاتا ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے۔ پس مولوی چاہیں جتنا مرضی چاہیں، شور مچائیں ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہمارے سچے سجن، ہمارے ساتھی کون ہیں۔ کس نے ہم سے وفا کرنی ہے، کس نے ہماری مدد کرنی ہے اور جگہ جگہ سے مطالبے شروع ہو گئے ہیں کہ جماعت احمدیہ آئے اور اس میدان میں بھی ہماری مدد کرے اور اس میدان میں بھی مدد کرے۔ اب یہ جو نظام ہے تصویری زبان میں خطبات کا دنیا میں پھیلنا یہ اس سلسلے میں بے حد مؤید اور مفید ہے اس سے پہلے ہم زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے تھے کہ جماعتوں کو چٹھی لکھتے کہ ان ان آدمیوں کی ضرورت ہے، ان کوائف کی ضرورت ہے۔ اس اطلاع کے باوجود بہت سی جماعتیں ہیں جن میں سستی ہوتی ہے۔ اگر امراء وقت پر اس نوٹس کو آگے چلانے کی بھی کوشش کریں تو درمیان میں منتظم کمزور ہو جاتے ہیں۔ ٹھیکے کے پانی کا سا حال ہے کھالا کبھی یہاں ٹوٹ گیا کبھی وہاں ٹوٹ گیا کبھی کھیت میں پہنچ کر پانی باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو وسیع نظام جو ہیں ان میں اس قسم کی کمزوریاں ہوتی رہتی ہیں اور جن لوگوں تک پیغام پہنچنا چاہئے براہ راست ان تک بہت کم پیغام پہنچتا ہے لیکن اب جب میں یہ اعلان کروں گا تو مشرق اور مغرب میں، افریقہ میں بھی ہر جگہ احمدی براہ راست سن رہے ہوں گے اور جن کی ضرورت ہے وہ سن رہے ہوں گے کہ ہماری ضرورت ہے اور ان کے دل اسی وقت لبیک کہیں گے۔ تو بجائے اس کے کہ مہینوں یاد دہانیاں کروائی جائیں، انتظار کئے جائیں ایک ہی خطبے میں، ایک ہی ثانیہ میں دنیا کے تین چوتھائی علاقوں میں خدا کے فضل سے یہ ضرورت کی اطلاع پہنچ جائے گی اور اس کے نتیجے میں جیسا کہ میں جانتا ہوں جماعت ہمیشہ نیکی کے کاموں پر لبیک کہتی ہے اس کام پر بھی وہ لبیک کہیں گے۔

جو مطالبے شروع ہوئے ہیں ان میں ایک ہے اکنامکس کے ماہرین کیونکہ اس وقت بہت سخت اقتصادی بحران کا شکار ہیں اور باوجود اس کے کہ مذہبی قومیں ان کو اقتصادی ماہرین مہیا کر رہی ہیں لیکن ان کو اعتماد نہیں ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہاں سے دھوکا ہی ملے گا اور جو مشورے ہیں ان میں ہم ایسی

مصیبتوں میں مبتلا ہو جائیں گے کہ پھر ان سے نکلنا مشکل ہو جائے گا تو وہ آزاد، سچے، دیانتدار، مخلص لوگوں کے طلب گار ہیں اور ان کی نظر جماعت احمدیہ پر اٹھتی ہے اور باقاعدہ Officially یعنی باقاعدہ ریاست کے نمائندوں کی طرف سے مجھے پیغام ملا ہے کہ آپ ہمارے لئے اقتصادی ماہرین مہیا کریں، Banking کے ماہرین مہیا کریں۔ اگر انگلستان میں بھی اور باہر بھی، میں جانتا ہوں بہت سے بنک کا تجربہ رکھنے والے ہیں جو بنکوں سے نکالے گئے اور اس وقت بغیر کسی روزگار کے ہیں تو روزگار کی خاطر نہیں کیونکہ وہ لوگ خود مشکلات میں مبتلا ہیں اس لئے بسر اوقات کیلئے صرف پیسے دیں گے اور کھلی تنخواہوں کیلئے ان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ ان کی اقتصادیات کو اچھا کرنا، بلند تر کرنا، صحت مند کرنا اس میں جو احمدی حصہ لیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کی جزا ان قوموں سے نہیں ملی گی بلکہ اللہ سے ملی گی کیونکہ ہم یہ کام اللہ کی خاطر کرتے ہیں اس لئے ان کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تھوڑے پیسے بھی لئے جائیں اور ایک عظیم الشان خدمت کی توفیق مل جائے تو اپنی ذات میں ایک صاحب دل کیلئے جزا ہے جو صاحب دل لوگ ہیں جن کا دل خدا کی طرف مائل ہو، ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں ان کے لئے یہ بڑی جزا ہوا کرتی ہے کہ نیکی کی توفیق مل گئی اور جہاں تک روزینہ کا تعلق ہے ان کے بیوی بچے بھوکے نہیں رہیں گے، مکان کا انتظام ہوگا روزمرہ کی خوراک مہیا ہوگی اور شریفانہ صاف پوشی کے ساتھ گزارہ کر سکے گا اور اگر کہیں دقت ہو تو جماعت کو لکھیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی جائز ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔ کوئی حتمی وعدہ نہیں ہے لیکن یہ وعدہ ضرور ہے کہ توفیق کے مطابق کوشش کریں گے اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ یہ سلسلہ کافی پھیلے گا۔

اکنامکس، بینکنگ، فنانس اور اکاؤنٹنگ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح مارکیٹنگ، بہت سارے ان کے پیداوار ہیں جو ضائع جا رہی ہیں اور ملکی طور پر ان کی کوئی بھی قیمت نہیں۔ ریاستوں کے آپس کے تعلقات ایسے ہیں کہ ایک ریاست دوسرے کو اس کی لاگتی قیمت بھی ادا نہیں کرتی اور ان کے پاس ہیں بھی نہیں پیسے اس لئے آج کل تو جہاں تک میں نے دیکھا ہے بارٹر سسٹم پر کام چل رہا ہے لیکن بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو بڑی اچھے امکانات رکھتی ہیں، روشن امکانات رکھتی ہیں۔ انہیں دنیا کی باہر کی مارکیٹ میں بھیجا جائے اس لئے ان کو مارکیٹنگ کے ماہر کی بھی ضرورت ہے۔ قانون دانوں کی ضرورت ہے، بزنس ایڈمنسٹریشن کے ماہرین کی ضرورت

ہے۔ یہ بڑے بڑے کام ہیں جن کی ان کو ضرورت ہے دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی ماہرین ان باتوں کو سن رہے ہیں اور وہ اپنا وقت پیش کر سکتے ہیں ان کو چاہئے کہ بلا تاخیر اپنے اپنے امراء کی وساطت سے اگر وہ پاکستان میں ہیں تو وہاں نصرت جہاں میں درخواستیں دیں، وہاں انتظام کیا گیا ہے۔ سیکرٹری نصرت جہاں وہاں کام کر رہے ہیں وہ انشاء اللہ وہاں اکٹھی کر کے اپنے تبصرے کے ساتھ بھجوا دیں گے اور جہاں تک باقی ممالک کا تعلق ہے امراء کو بھجوایئے اور امراء اپنی تصدیق کے ساتھ یا اپنے مشورے کے ساتھ مجھے چٹھیاں براہ راست بھجوا دیں تا کہ جو کام مہینوں میں ہونا تھا وہ ایک ہفتے، دس دن کے اندر اندر مکمل ہو جائے اور پھر میں ان سے درخواست کروں گا کہ جائیں اور اللہ کی حفاظت میں، خدا کی پناہ میں، خدا کی خاطر اپنے آپ کو، اپنے وجود کو، اپنے خاندانوں کو نیک کاموں میں جھونک دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ہمارے آنکھوں کے سامنے پوری ہو، جو خدا نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے کہ آپ کی جماعت روس کے علاقوں میں ریت کے ذرّوں کی طرح پھیل جائے گی۔ یہ سلسلے خدا ہی کے تھے اور انہیں سلسلوں کی پیروی میں اب یہ نئے سلسلے جاری ہوئے ہیں۔ ایک طرف وعدے تھے دوسری طرف طلب پیدا ہو رہی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس کے نتیجے میں جو جماعت کا پیغام دنیا میں پہنچے گا خصوصاً USSR کے علاقے میں اس کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکے گی۔ خدا کی تقدیریں ہیں کوئی انسان کی تدبیر خدا کی تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔

ایک بہت اونچے طبقے کے ماہرین کی ضرورت ہے جو مارکیٹ اکانومی میں اعلیٰ تعلیم رکھتے ہوں اور اعلیٰ تجربہ رکھتے ہوں اور اسی طرح Foreign Nation کا بھی ان کو تجربہ ہو کیونکہ اس قسم کے ماہرین کی ضرورت ہے جو بہت اونچی سطح پر بعض حکومتوں کی خدمت کریں گے۔ تو جو لوگ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور ان دونوں باتوں کے واقف ہیں ان کو چاہئے کہ وہ بھی فوری طور پر توجہ کریں۔

اب میں بقیہ وقت میں پھر اس مضمون کو شروع کرتا ہوں جو چند ہفتے پہلے شروع کیا گیا تھا اور یہ مضمون خیانت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مضمون کو اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے جھوٹ کے بعد سب سے زیادہ خوفناک اور ہولناک چیز جس کا ذکر فرمایا ہے وہ خیانت ہے جو مومن کی ایمانی حالت کو بالکل تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے اور اس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے

مختلف جگہ ایسی عمدگی سے نصائح فرمائیں ہیں کہ جن سے انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ آنحضور ﷺ کی انسانی فطرت پر کتنی گہری نظر تھی اور خدا کے کلام کو کس طرح انسانی فطرت کے باریک گوشوں پر چسپاں کر کے ہم تک ان کے تعلقات واضح فرماتے تھے اور چھوٹی چھوٹی مثالوں میں بہت گہرے پیغام دے دیا کرتے تھے۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا دوسری برائیاں ہوسکتی ہیں اور یہ بڑی عجیب بات ہے۔ بہت سے ایسے گناہ کبیرہ ہیں جن کے خیال سے انسان ڈرتا ہے، سمجھتا ہے، بہت ہی بھیانک بیماری ہے جو ختم کر دے گی انسان کو لیکن آنحضرت ﷺ جن دو بنیادی بیماریوں کا ذکر فرمایا ہے وہ سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ ایک جھوٹ ہے اور ایک خیانت اور فرمایا کہ مومن کی ذات میں یہ اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ **اس پہلو سے سب سے پہلے تو جماعت کو اپنا انفرادی طور پر جائزہ لینا چاہئے کہ کیا وہ جھوٹ اور خیانت سے کلیۃً پاک ہیں۔ اگر جائزہ لے تو انسان لرز اٹھے کیونکہ بڑے بڑے نیک لوگ بھی جھوٹ سے اور خیانت سے کلیۃً پاک نہیں ہوتے۔ جھوٹ کی مختلف سطحیں ہیں بعض سطحوں پر آ کر جھوٹ پھر بھی ان کے اندر پرورش پا رہا ہوتا ہے۔** وہ اتنا خفیف ضرور ہو جاتا ہے کہ بیماری مہلک ہے لیکن اس مقدار میں مہلک نہیں ہوتی جس مقدار میں وہ پائی جاتی ہے۔ وہ یہ نہیں ہوتا کہ ہر مہلک بیماری ہر انسان کو فوراً ختم کر دے۔ بعض مہلک بیماریاں ہیں جو ابھی اتنی معمولی مقدار میں پائی جاتی ہیں کہ جسم پر غلبہ پانے کی طاقت نہیں رکھتی لیکن اگر انہیں چھوڑ دیا جائے اپنے حال پر تو رفتہ رفتہ ہلاک کر دیتی ہے۔

تو مومنوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں، بعض مومن وہ ہیں جن میں بیماریوں کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا عمل جاری ہو چکا ہوتا ہے۔ ان پر اس حدیث کا اطلاق نہیں ہوگا ان معنوں میں کیونکہ وہ اس بات کا شعور حاصل کر لیتے ہیں کہ ہم میں جھوٹ بھی ہے، خیانت بھی ہے اور اس کے خلاف جہاد شروع کر دیتے ہیں اور جہاد کی حالت میں جو مارا جائے اسے آپ جھوٹا اور خائن نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے وہ مومن ہی شمار ہوگا لیکن جہاد نیک نیت سے کرے اور پوری طاقت سے کرے تو پھر میں امید رکھتا ہوں کہ اس حدیث کا اطلاق ان معنوں میں اس پر نہیں ہوگا کہ گویا وہ کلیۃً ہلاک اور خدا کی بارگاہ سے رد ہو گیا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو ایمان کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن ان کے اندر جھوٹ پرورش پا رہا ہے۔ خیانت میں وہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور کوئی عار نہیں ہے، کوئی حیا نہیں ہے، کوئی شرم نہیں

ہے، نفس لوامہ موجود ہی نہیں ہے۔ایسے لوگوں کو وہم ہے کہ وہ مومن ہیں۔اور یہ حدیث واضح طور پر کھلم کھلا اعلان کررہی ہے کہ جس شخص میں یہ دو چیزیں اکٹھی ہو جائیں جھوٹ اور خیانت وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔ ہزار دوسری بدیاں ہوں تو پھر وہ مومن کہلائے گا لیکن جھوٹ اور خیانت ہو تو ایمان کی جڑیں اُکھڑ جاتی ہیں، کچھ بھی ایمان کا باقی نہیں رہتا۔

جھوٹ سے متعلق کچھ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔خیانت کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک اور حدیث پیش کرتا ہوں۔آپؐ نے فرمایا! اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بھوک ننگ سے جس کے ساتھ، جس کا اوڑھنا بچھونا بہت ہی برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ بطانت پیدا کرتی ہے اور بہت ہی بری بطانت ہے(ترمذی کتاب الاستعاذہ حدیث نمبر:۵۳۷۳) یعنی اندرونی بیماری۔اب یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔انسان تعجب میں مبتلا ہوتا ہے بظاہر کہ ان دونوں میں کیا جوڑ ہے مگر حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر غور کرنے کیلئے ٹھہرنا پڑتا ہے، مضمون میں ڈوبنا پڑتا ہے اور گہری تلاش کر کے جس طرح غوطہ خور سمندر کی تہہ سے موتی نکالتا ہے اس طرح آنحضرت ﷺ کے کلام میں ڈوب کر آپؐ کے مطالب کو حاصل کرنا پڑتا ہے۔ظاہری نصیحت اپنی جگہ اثر دکھا دیتی ہے جس طرح سمندر کی سطح کا بھی ایک اثر ہے لیکن اس کی گہرائی میں اور بھی چیزیں ہیں جو بہت ہی مفید ہیں۔تو اس حدیث کو پڑھ کر ایک مومن کے دل پر بڑا اچھا اثر پڑے گا کہ یہ دو باتیں ہیں ان سے پناہ مانگنی چاہئے لیکن ذرا اس حقیقت کو سمجھیں گے ان دونوں کا تعلق سمجھیں گے تو ایک طرف حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے مرتبے کا عرفان بڑھے گا دوسری طرف ان چیزوں سے نجات پانے کیلئے پہلے سے بڑھ کر ارادہ قوی ہوگا اور انسان دعا کے ذریعے ان سے نجات پانے کی کوشش کرے گا۔

بھوک کو ظاہری طور پر فرمایا کہ بہت ہی بُرا اوڑھنا بچھونا ہے۔قرآن کریم میں بھی ایک جگہ لِبَاسَ الْجُوْعِ (النحل:۱۱۳) فرمایا ہے۔اس حدیث کی بنیاد اسی آیت کریمہ میں ہے کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو جب بھوک کا لباس پہنا دیتا ہے۔تو بہت ہی بری حالت ہوتی ہے۔بھوک کا لباس کیوں فرمایا گیا؟ بات یہ ہے کہ بھوک ایک ایسی بلا ہے کہ جس پر انسان ہر دوسری ضرورت کو قربان کرتا چلا جاتا ہے اور بھوکے لوگوں کے گھروں میں پہلے زیور بکتے ہیں اور پھر برتن تک بکنے لگ جاتے ہیں پھر

کپڑوں تک کے بیچنے کی باری آجاتی ہے اور بھوکے لوگوں کو اپنے کپڑوں کو سنبھالنے کی ہوش ہی نہیں ہوتی نہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ کپڑوں کی طرف توجہ کریں اور ان کی ضرورتیں پوری کرسکیں۔ تو قرآن کریم نے جو لِبَاسَ الْجُوْعِ فرمایا واقعۃً بھوک لباس بن جاتی ہے کہ ایک ایسی فلاکت کا لباس جو دیکھنے میں دکھائی دیتا ہے۔ بھوکے افریقہ کو دیکھیں، ان کی تصویریں دیکھیں تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ بھوک کا لباس سے کیا تعلق ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ بھوک جو تمہارے ظاہر کا حال کرتی ہے خیانت وہی تمہارے اندرونے کا حال کردیتی ہے۔ خیانت کی جس کو لت پڑ جائے وہ ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کی دوسری تمام حسنات کھائی جاتی ہیں۔ گویا ایک ایک کر کے اس کی نیکیاں بِک رہی ہیں اور خیانت کی بھوک مٹانے کیلئے تمام خوبیاں اس کی تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ جس میں خیانت آجائے اس میں ساری دوسری برائیاں، مراد یہ ہے کہ رفتہ رفتہ خیانت انسانی اندرون پر ایسا قبضہ کر لیتی ہے کہ اس کی تمام صلاحیتیں ختم کر دیتی ہے اس میں تمام برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں، تمام نیکیاں اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہیں۔ تو یہ وجہ ہے جو آنحضور ﷺ نے جھوٹ کے بعد خیانت کو سب سے زیادہ مہلک بیماری قرار دیا ہے اور جھوٹ اور خیانت کے متعلق فرمایا کہ اگر یہ اکٹھے ہو جائیں تو پھر مومن کہلا ہی نہیں سکتا، اس کا ایمان ہی باقی نہیں رہتا۔

قرآن کریم میں خیانت کے مختلف پہلو بیان فرمائے ہیں اور کوئی پہلو ایسا نہیں ہے خیانت کا جس پر روشنی نہ ڈالی ہو۔ عجیب کتاب ہے کہ ہر مضمون کے ظاہر کو پیش کرتی ہے اور باطن کو بھی پیش کرتی ہے، بڑی چیزوں کو بھی بیان کرتی ہے، چھوٹی باریک در باریک چیزوں کو بھی بیان کرتی ہے اور کوئی علم کا ایسا مضمون نہیں ہے جس کی انسان کو ضرورت ہو اس پر قرآن کریم نے تفصیل سے گہری روشنی نہ ڈالی ہو۔ یعنی وہ علم جو انسان کی روح کی نجات کیلئے ضروری ہیں۔ جہاں تک بدنی روح کا تعلق ہے ان کے بھی بڑے گہرے اشارے موجود ہیں لیکن اس وقت یہ گفتگو اس موضوع پر نہیں ہو رہی اس لئے میں واپس پہلے والے مضمون کی طرف آتے ہوئے قرآنی آیات کی روشنی میں آپ کو خیانت کی بعض قسموں سے آگاہ کرتا ہوں اور ان پر آپ نظر رکھیں اور پھر دیکھیں کہ آپ میں آپ کے گھر والوں میں، آپ کے بچوں میں ان قسموں میں سے کون سی خیانت پائی جاتی ہے اور اگر وہ پائی جاتی ہے تو اس کا سر توڑے بغیر آپ تبتل الی اللہ اختیار نہیں کر سکتے۔ جو خیانت پائی جاتی ہے اس

کی رسی آپ کی گردن پر ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے دن طوق ہوگا۔خائنوں کی گردن میں وہ دراصل یہی رسی ہے جو دنیا میں انسان کو نیکیوں سے باز رکھتی ہے اور بدیوں سے باندھے رکھتی ہے اور جن طوقوں کا ذکر ہے قرآن کریم میں کہ جن سے انبیاء آزاد کیا کرتے ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ نے قوموں کو آزاد کیا اور وہ ان میں خیانت کا طوق ایک بہت ہی خطرناک طوق ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے يَآَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الانفال:۲۸) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اور رسول کی خیانت نہ کرو وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور تم اپنی امانتوں میں خیانت کرتے ہو اور جانتے بوجھتے ہوئے کرتے ہو۔اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو روزمرہ کے انسانی معاملات میں اپنے معاشرے میں خیانت کرنے سے نہ جھجکتے ہوں وہی لوگ ہیں جو لازماً پھر رسول اور خدا کی خیانت بھی کرتے ہیں۔انسان سے خیانت کرنا انسان کے دائرے تک محدود نہیں رہتا بلکہ ایسا خائن خدا اور رسول کی خیانت کرنے والے بن جایا کرتا ہے۔اس لئے فرمایا ہے تم خدا اور رسول کی خیانت کرنے والے نہ ہو کیونکہ بعض خیانتیں انسان اللہ اور رسول کی ایسے کرتا ہے جس کا اس کو کوئی علم نہیں ہوا کرتا لیکن جو انسان کی کرتا ہے وہ جانتا ہے۔تو جو جانتا ہے اس سے اشارہ کیا اس طرف جس کو وہ نہیں جانتا اور بتایا کہ تمہیں اگر علم نہ بھی ہو کہ تم اللہ اور رسولؐ کے خائن ہو یاد رکھنا کہ اگر تم بندوں کے خائن ہو تو تم خدا اور رسولؐ کے بھی خائن ہو تمہیں علم ہو یا نہ ہو۔

پس ایک یقینی علم دوسرے مشکوک علم کی طرف اشارہ کر رہا ہے یا حاضر، غائب کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔فرمایا یہاں ایسے ہو تو وہاں بھی ایسے ہی ہوگے۔ہم تمہیں بتا رہے ہیں۔یہ ایسا ہی مضمون ہے جیسے فرمایا کہ جو بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔تو خائن آدمی تقسیم نہیں کیا کرتا، ایسے مولوی جو مال کھا جاتے ہیں ان مساجد کے یا دوسرے چندے جن کو دیئے جاتے ہیں، وہ اپنی طرف سے بڑی دین کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ہاں انسانوں کا تو کوئی حرج نہیں خدا کے خائن نہیں ہیں، ان کے لئے اس میں بڑی نصیحت ہے۔اگر وہ دنیا میں خیانتیں کرتے ہیں تو خدا کہتا ہے کہ ان خیانتوں کا تمہیں علم ہے اور ہمیں یہ علم ہے کہ تم خدا اور سول کے

بھی خائن ہو کیونکہ ناممکن ہے کہ انسان بندے کا خائن ہو اور خدا اور رسول کا خائن نہ ہو۔

پھر قرآن کریم فرماتا ہے۔ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ ؕ وَ لَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا (النساء:۱۰۶) کہ ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے تا کہ تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرے اور لوگوں کو حکمت کی باتیں بتائے لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ میں حق کے اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنا بھی داخل ہے اور حکم میں حکمت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ اس روشنی کے ساتھ یہ فیصلے کرے اور حکمت کی باتیں بیان فرمائے کہ جو خدا نے تجھے دی ہے۔ اس نور سے یہ فیصلے کرے جو خدا نے تجھے عطا فرمایا ہے۔ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ ؕ وَ لَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا سب کیلئے دعائیں بے شک کر مگر خائنین کے لئے ہمارے حضور دعا نہ کرنا۔ خصیم کا لفظ قرآن کریم میں دوسری جگہ بھی ان معنوں میں استعمال ہوا ہے اور خدا تعالیٰ نے انبیاء کو منع فرمایا ہے اور اسی طرح جبرائیلؑ امین کو بھی کہ خائن کی حمایت میں کچھ نہ کہنا اور یہ لفظ نصیحت صرف خدا ہی سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ دنیا سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ جہاں بھی ایک خائن کا معاملہ درپیش ہو اس کی حمایت میں کچھ نہیں کہنا چاہئے۔ بعض دفعہ لوگ بعض ایسے لوگوں کی سفارش کرتے ہیں جن سے غلطیاں ہوئیں، فلاں غلطی ہوگئی انہیں معاف کر دیا جائے اور خائنین کی بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً بعض ایسے واقعات ہیں بہت کم ہوتے ہیں اللہ کے فضل سے مگر شاذ کے طور پر، مگر ہوتے ہیں کہ جماعتی اموال میں کسی نے خورد برد کی ہے۔ لوگ تو چٹھیاں لکھتے ہیں کہ اللہ بہت رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (التوبہ:۱۲۸) ہے رسول اکرم ﷺ بے حد مہربان تھے۔ قرآن مجید نے ان کو رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ تو آپ جب خدا کی رحمت، مغفرت کے گن گاتے ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی رحمت، مغفرت کے گن گاتے ہیں تو کیوں ایسے لوگوں سے صرف نظر نہیں کرتے ان کو معاف نہیں فرماتے۔ تو ان کو پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے کہ خائن سے نہ رعایت کرنی ہے نہ اس کی وکالت کرنی ہے۔ تو جماعت کو اس مضمون کو سمجھنا چاہئے۔ دنیا کے معاملات میں بھی خائن کی کوئی حمایت نہیں کرنی چاہئے اور انبیاء کو جب فرمایا جاتا ہے وَ لَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا تو لفظ **خصم** جو ہے یہ صرف برائی کے معنوں میں نہیں ہوتا۔ جھگڑا بلکہ شدت سے کسی کی وکالت کرنا دل ڈال کر، جان ڈال کر کسی کی وکالت کرنا اور

سفارش کرنا اس کو بھی خصومت کہتے ہیں۔تو آنحضرت ﷺ کو بھی یہ نصیحت فرمائی گئی کہ تم خائنین کیلئے ہمارے پاس کوئی دعا اور سفارش نہ کرنا۔ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النساء:۱۰۷) اللہ سے بخشش مانگو اور خدا بہت غفور رحیم ہے بہت مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔اس آیت نے وہ سارے وہم دور کر دئے کہ اگر انسان خائنوں سے مغفرت نہیں کرے گا تو خدا کی مغفرت سے محروم رہ جائے گا۔جو لوگوں سے رحم کا سلوک نہیں کرتا ،خدا بھی اس سے رحم کا سلوک نہیں کرتا۔یہ وہی واہمہ ہے جس نے بعض لوگوں نے خائنوں کی سفارش کرنے پر مجبور کیا۔تو قرآن کریم کا اعجاز دیکھیں کہ جہاں ایک دفعہ خائنوں سے نرمی نہ کرنے کا حکم دیا ہے، یہاں تک کہ ان کی سفارش سے بھی روک دیا،ان کے لئے دعا سے روک دیا۔وہاں اس بات کا یقین دلایا کہ خدا کی خاطر تم ایسا کرو گے،خدا کی مغفرت سے محروم نہیں رہو گے۔اللہ سے مغفرت طلب کرو، بہت ہی غفور رحیم ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر خدا نے کسی خائن میں کوئی ایسی نیکی دیکھی کہ اس کی مغفرت کا فیصلہ کرے یہ بھی ایک مطلب ہے تو وہ چاہے تو کر سکتا ہے لیکن تمہیں بیچ میں دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔دو پیغام اکٹھے مل گئے ایک طرف خائن کے لئے دعا نہ کرنے والے کو یہ پیغام ہے کہ اس کے نتیجے میں خدا تم سے اسی طرح مغفرت کا سلوک کرتا رہے گا جیسے پہلے کرتا تھا کہ تم خدا کی خاطر رکے ہو اور دوسری طرف یہ بھی اعلان ہے کہ خدا کو اپنی بخشش اور مغفرت کے سلوک کیلئے تمہاری سفارش، تمہاری دعاؤں اور التجاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔

خائن کا معاملہ مخفی ہے اور یہ وہ مضمون ہے جو پہلے حدیث میں بیان ہو چکا ہے۔ایک خیانت کی بیماری مخفی بیماری ہے اور اس کی کنہ تک انسان پہنچ نہیں سکتا۔کچھ ظاہری خیانتیں اس کو دکھائی دیتی ہیں یہ نہیں جانتا کہ اس کے اندر کیا کیا خیانتیں تھی اور جڑیں کہاں کہاں پہنچ ہوئی ہیں اور اس مضمون سے واقف نہیں کہ جو تھوڑی سی خیانتیں ظاہر پر اس کو دکھائی دی ہیں۔اللہ فرما رہا ہے کہ یہی شخص خدا اور رسول کا بھی خائن ہے۔تو کن معنوں میں ہے۔بیماری اندر کہاں کہاں تک پھیلی ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اللہ بہتر جانتا ہے اور ساتھ قرآن نے یہ بھی تسلی دی کہ اگر کسی کو معاف فرمانا چاہے اللہ تو بہت غفور رحیم ہے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ایسا خائن جس کی بعض کمزوریوں پر کوئی

نظر ہے خدا کی ، اس کی بعض خوبیوں پر بھی تو نظر ہو گی اور وہ جانتا ہے کہ کس حد تک بیماری پھیلی کس حد تک صحت کے امکانات ہیں۔ تو اللہ پر اس معاملے کو چھوڑ و بہت غفور رحیم ہے جس سے چاہے گا حسن سلوک فرمائے گا۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ (النساء:۱۰۸) پہلے خصومت کا ذکر تھا اب مجادلہ کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا ہے کہ ان کیلئے کسی قسم کی کوشش اور جہاد نہ کرو يَخْتَانُوْنَ ان لوگوں کیلئے جو اپنے نفس کی بددیانتی کرتے ہیں، اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں۔ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۔ اَنْفُسَهُمْ کے معنی دو ہیں اول اَنْفُسَهُمْ سے مراد قوم اور سوسائٹی ہے۔ ایسے لوگ جو اپنی قوم اور اپنی سوسائٹی سے بددیانتی کرتے ہیں اور ان کے عہدوں کو نبھاتے نہیں ہیں ان سے رعایت نہیں کرتے اور ان کی امانتوں کا حق ادا نہیں کرتے ان لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ تمہیں ان کی طرف سے کوئی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ دعا کیذ ریعے، کسی اور کے ذریعے سے ان کے حق میں کوئی لڑائی نہ کرو۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ خائن گناہ گار سے محبت نہیں کرتا۔ اَثِيْمًا کا خالی استعمال نہیں فرمایا یہاں۔ فرمایا خَوَّانًا اَثِيْمًا بہت زیادہ خائن، ایسا خائن جو حد سے بڑھ چکا ہو اور پھر گناہ گار بھی ساتھ ہر قسم کا ہو وہ تو ہونا ہی ہونا پھر اس نے۔ فرمایا اللہ ان سے محبت نہیں کرتا۔ یہ جو محاورہ ہے اللہ محبت نہیں کرتا۔ میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا مراد یہ نہیں کہ محبت نہیں کرتا چلو نفرت بھی نہیں کرتا ہوگا۔ محبت نہ کرنے کا عربی کا محاورہ ہے سخت نفرت کرتا ہے کسی قیمت پر بھی ان کو برداشت نہیں کرتا۔ اللہ کا محبت نہ کرنا ایک بڑا گہرا بیان ہے۔ اس کو آپ خوب غور سے سمجھنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر خدا اپنے بندوں کی کمزوریوں پر نگاہ رکھتا تو کسی سے اس کا تعلق نہ رہتا لیکن اپنے بندوں کی کسی نہ کسی خوبی پر نظر رکھ کر وہ ان سے تعلق رکھتا ہے۔

پس جس شخص کے متعلق یہ آجائے کہ خدا اس سے محبت نہیں رکھتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر کوئی خوبی نہیں پاتا۔ کوئی تعلق کیلئے مشترکہ زمین نظر نہیں آتی جس پر وہ تعلق قائم ہو سکے۔ پس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایسی گہری عرفان کی باتیں ہمیں سمجھائیں ہیں کہ ایک مضمون دوسرے مضمون کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ کہ جب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا میں

فلاں سے محبت نہیں کرتا، فلاں سے محبت نہیں کرتا تو مراد یہ ہے کہ میں اسے خوبیوں سے عاری دیکھتا ہوں۔ چاہتا بھی ہوں تو اس سے پیار نہیں رکھ سکتا۔ تو وہی مضمون ہے کہ جس طرح بھوکے کے گھر کے سامان بِک جاتے ہیں، اس کے تن بدن کے کپڑے بِک جاتے ہیں اور بھوک اس کا لباس بن جاتی ہے۔ اس طرح خیانت اندرونی طور پر انسان کا حال کرتی ہے۔ کوئی رونق اندر باقی نہیں رہنے دیتی ساری خوبیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ یہ خیانت کے آخری مقام کا ذکر ہے۔

چنانچہ قرآن کریم نے یہاں اس موقع پر خائن نہیں فرمایا اس آیت میں دوسری آیتوں میں خائن کا ذکر ہے یہاں فرماتا ہے لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا حد سے بڑھے ہوئے خائن جو خیانت میں اپنے آخری مقام تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان میں پھر خدا کوئی خوبی نہیں دیکھتا، کوئی ایسی بات نہیں دیکھتا کہ خدا ان سے تعلق قائم رکھ سکے۔ يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ یہ لوگوں سے چھپتے پھرتے ہیں۔ اللہ سے چھپ نہیں سکتے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اسے باطن کی بیماری اسی لئے قرار دیا ہے۔ باطن کی بیماری کئی رنگ میں ہے ایک یہ بھی رنگ ہے کہ خائن دنیا کی نظر سے چھپتا ہے اپنی بات کو چھپاتا ہے اور فرمایا کہ چھپتے ہوں گے مگر وہ اللہ کی نظر سے نہیں چھپ سکتے۔ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ (النساء ۱۰۹) وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب ایسی رات گزارتے ہیں جس میں ایسی باتیں کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا اور اللہ خوب اچھی طرح گھیرے ہوئے ہے ان باتوں کو جو وہ کرتے ہیں۔ یعنی چاروں طرف سے وہ خدا کے گھیرے میں ہے اس سے نکل نہیں سکتے، اس سے بچ نہیں سکتے۔ تو خیانت کا مرض بہت ہی گہرا اور خطرناک مرض ہے یہ عمومی مضمون ہے جو بیان ہوا اس کے بعد تفصیلی مضمون بھی قرآن کریم میں بیان ہوتا ہے کہ کن کن موقعوں پر، کس کس محل پر انسان خیانت کرتا ہے اور پھر بالآخر خَوَّانًا کس شکل میں بنتا ہے۔

اب تو وقت ختم ہو رہا ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جمعہ میں اس مضمون کو پھر آگے بڑھاؤں گا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باقی پاکستان اور جاپان اور انڈونیشیا اور افریقہ کے ممالک اور ہندوستان وغیرہ وغیرہ میں جو احمدی دوبارہ اس خطبے کو براہ راست سن یا دیکھ رہے ہیں۔ ان سب کو میں اپنی طرف سے بھی اور تمام جماعت انگلستان کی طرف سے بھی نہایت محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں۔